International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 02, July-Dec 2023
pp: 268 - 280

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

حصر واضافہ اور مقصوداتِ دین فقہاء واصولیین کی آراء کا ارتباطی جائزہ

Restriction and Addition and the Objectives of Sharia: A Relational Analysis of the Opinions of Jurists and Usuliyyin

Mahmood ul Hasan
Lecturer, Department of Arabic and Islamic studies,
The University of Lahore, Pakistan
Muhammad Idrees
Lecturer, Department of Arabic and Islamic studies,
The University of Lahore, Pakistan
Dr. Barkat Ullah Khan Qureshi
Village Akhundan Kakki post office Kakki,
Tehsil Kakki District Bannu kpk, Pakistan

Abstract

This study examines the interplay between the concepts of restriction (حصر) and addition (اضافہ) within the objectives of Islamic law (مقصوداتِ دین) as interpreted by classical and contemporary Islamic jurists (فقہاء) and scholars of Islamic legal theory (اصولیین). The paper aims to elucidate how these scholars reconcile the inherent rigidity of legal texts with the dynamic and evolving needs of society. By exploring key jurisprudential debates and principles, the research highlights the methods used by jurists to balance textual fidelity with contextual flexibility. The analysis is framed within the broader objectives of Sharia (maqasid al-sharia), which emphasize the preservation of religion, life, intellect, progeny, and property. Through a detailed examination of primary sources, including seminal works of classical jurists like Imam Al-Ghazali and contemporary scholars, the study provides insights into the mechanisms of ijtihad (independent reasoning) and its role in the dynamic application of Islamic law. The findings suggest that the concepts of restriction and addition are not mutually exclusive but rather complementary tools that jurists utilize to achieve the overarching goals of Sharia. This

relational analysis underscores the importance of a balanced approach in Islamic jurisprudence, one that honors the sanctity of legal texts while addressing the practical realities of a changing world.
Keywords: Restriction, Addition, Objectives of Sharia, Islamic Law, Jurists, Usuliyyin, Ijtihad, Maqasid al-Sharia, Flexibility, Legal Theory.

تعارف موضوع

مقاصد شریعت سے مراد وہ اہداف وغایات ہیں جو شرعی احکام میں ملحوظ رکھے گئے ہیں۔ یہ اہداف جزوی حکمتیں بھی ہو سکتی ہیں، کلی مصلحتیں یا محض اجمالی نشانیاں بھی۔ اور ان تمام اہداف کا مقصد رضائے الٰہی کا حصول اور دارین کی کامیابی ہے۔ علم مقاصد شریعت کی بنیادی طور پر دو جہتیں ہیں۔ ایک جہت یہ ہے کہ پورے دین اور شریعت کے ہر ہر حکم کی مصلحت اور راز کیا ہے۔ گویا مصالح شریعت بطور اسرار شریعت اور اسرار دین ایک الگ موضوع ہے۔ جبکہ دوسری جہت "تعلیل بالحکم" یعنی مصلحت و حکمت کی بنیاد پر حکم لگانا کی ہے۔ اول جہت کے اعتبار سے سب سے پہلے جس شخصیت نے "مقاصد" کی اصطلاح کو استعمال کیا وہ حکیم ترمذی المتوفی 279ھ کی ہے۔ جبکہ دوسری جہت کے اعتبار سے سب سے پہلے جس نے طبع آزمائی کی وہ امام الحرمین الجوینیؒ المتوفی 478ھ ہیں۔ آپؒ نے نا صرف "مقاصد" کی اصطلاح کو استعمال کیا بلکہ مقاصد کی ثلاثی تقسیم ضروریات، حاجیات اور تحسینیات قائم کی۔ ان کے بعد امام غزالیؒ نے پہلی مرتبہ ضروریات کے ذیل میں مقاصد خمسہ یعنی حفظ دین، حفظ جان، حفظ عقل، حفظ نسل اور حفظ مال کی تقسیم پیش کی۔ امام غزالیؒ کے بعد جمہور علماء اصولیین نے امام غزالیؒ ہی کی پیش کردہ تقسیم پر انحصار کیا اور مقاصد شرعیہ کو انہیں مقاصد میں محصور کیا جبکہ معدودہ متقدمین فقہاء کرام اور معاصر علماء کرام نے مقاصد شرعیہ کی تعداد میں اضافے پر زور دیا ہے اور نئے تصورات پیش کیے ہیں۔ فصل ہذا میں مقاصد شرعیہ میں حصر واضافہ سے متعلق انہی تصورات کو پیش کیا جاتا ہے۔

مقاصدِ خمسہ کو ضروریاتِ خمسہ میں محدود کرنے سے متعلق علماء کی آراء

مقاصد خمسہ کو پانچ کی تعداد یعنی ضروریاتِ خمسہ حفظ دین، حفظ، جان، حفظ عقل، حفظ نسل اور حفظ مال میں محدود کرنے سے متعلق علماء اصولیین میں اختلاف پایا جاتا ہے اور درج ذیل تین بڑی آراء سامنے آتی ہیں۔

i) پہلی رائے: ضروریات کی تعداد پانچ ہے

اس قول کے مطابق ضروریات کی تعداد پانچ ہے یعنی ضروری مصالح کو حفظ دین، حفظ جان، حفظ نسل حفظ عقل اور حفظ مال میں منحصر کیا جا سکتا ہے۔ اس رائے کے قائلین میں امام غزالیؒ، امام رازیؒ، علامہ آمدیؒ، ابن الحاجبؒ، علامہ بیضاویؒ، علامہ شاطبیؒ، علامہ زرکشیؒ اور ابن امیر الحاجؒ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔[1]

مقاصد خمسہ میں سے چوتھے مقصد حفظ نسل کے نام کے بارے میں علماء کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام غزالیؒ نے اپنی کتاب المستصفیٰ میں اسے "حفظ نسل" کے ساتھ جبکہ "شفاء الغلیل" میں حفظ بضع والفرج کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔[2]

علامہ آمدیؒ، ابن الحاجبؒ، علامہ شاطبیؒ، علامہ زرکشیؒ اور علامہ شوکانیؒ نے حفظ نسل کے ساتھ جبکہ علامہ رازیؒ ابن قدامہؒ، قاضی بیضاویؒ، علامہ تفتازانیؒ، علامہ طوفیؒ، ابن الحاجبؒ علامہ اصفہانیؒ، تاج الدین سبکیؒ، ابن امیر الحاج اور ابن بدرانؒ وغیرہ نے اسے حفظ نسب کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔ تاہم ان تینوں میں سے سب سے جامع اصطلاح حفظ نسل کی ہے۔ کیونکہ حفاظت نسل کا مدار حفاظت نسب پر ہے اور حفاظت نسب، حفاظت فرج کے بغیر ناممکن ہے۔ لہٰذا حفاظت نسب اور فرج دونوں کو حفاظت نسل کا تتمہ وتکملہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

بعض فقہاء کرام نے نسل اور نسب کو ایک ساتھ ذکر کیا ہے اور انہیں ایک مقصد ہی شمار کیا ہے۔ چنانچہ علامہ اُرموی مقاصد خمسہ کو یوں بیان کرتے ہیں

وهی الدین، والنفس، والعقل، والنسل والنسب والمال۔[3]

"ضروریات خمسہ سے مراد دین، نفس، عقل، نسل ونسب اور مال ہے۔"

علامہ مرداویؒ نسل اور نسب کو ایک ساتھ ذکر کرتے ہوئے تصریح فرماتے ہیں

وهی الدین فالنفس، فالعقل فالمال، فالنسل وعند کثیر فالنسب والمعنی واحد۔[4]

"ضروریات خمسہ سے مراد دین، نفس پھر عقل پھر مال پھر نسل ہے اور اکثر نے نسب کا ذکر کیا ہے لیکن دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔"

پہلی رائے کے قائلین کے دلائل

پہلی دلیل

اس رائے کے قائلین کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ استقراء شریعت اور شرعی نصوص کی جزئیات کے تتبع سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مقاصد ضروریہ حفظ دین، نفس، عقل، نسب اور مال وغیرہ سے باہر نہیں اور شرعی احکام کا ان کے ساتھ خاص تعلق و ملائمت ہے اور وہ انہی مقاصد کے گرد گھومتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب و ملل نے اپنے دینی دنیاوی معاملات میں ان مقاصد خمسہ کو ملحوظ رکھا۔ چنانچہ علامہ شاطبیؒ فرماتے ہیں:

فقد اتفقت الامة بل سائر الملل علی اٴن الشریعة وُضعت للمحافظة علی الضروریات الخمس---- ولم یثبت لنا ذلک بدلیل معین ولا شهد لنا اٴصل

معین یمتاز برجوعها الیه، بل علمت ملاء متها للشریعة بمجموع ادلة لاتنحصر فی باب واحد۔[5]

"امتِ مسلمہ بلکہ تمام مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ شریعت ضروریات خمسہ کی حفاظت کے لیے وضع کی گئی ہے۔۔۔۔ اور یہ بات ہمیں کسی خاص دلیل سے ثابت نہیں ہوئی اور نہ ہی کوئی خاص اصل مل سکی ہے جو اس وجہ سے ممتاز ہو کہ اس کی طرف رجوع کیا جاسکے۔ البتہ ان کلیاتِ خمسہ کی شریعت سے مناسبت دلائل کے ایک مجموعہ سے معلوم ہوتی ہے جو کسی ایک ہی باب تک محدود نہیں ہیں۔"

علامہ ابن امیر الحاج اس دلیل کو تلخیصا بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وحصر المقاصد فی هذه ثابتٌ بالنظر الی الواقع و عادات الملل والشرائعِ بالاستقراء۔[6]

"مقاصد کو ان پانچ میں محصور کرنا ثابت ہوتا ہے واقعات، مختلف ملتوں اور شریعتوں پر نظر دوڑانے سے استقراء کے طریقے پر۔"

دوسری دلیل

مقاصد خمسہ کو پانچ تک محدود کرنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ ان کا عقوبات حدیہ کے ساتھ گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ مثلاً گمراہ کرنے والے کافر کے قتل کے حکم میں حفاظت دین کا پہلو پایا جاتا ہے، قصاص کے وجوب میں حفاظت جان، حد خمر میں حفاظت عقل، حد زنا میں حفاظت نسل و نسب اور حد سرقہ میں حفاظت مال کا پہلو نمایاں ہے۔ چنانچہ امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

ومثاله: قضاء الشرع بقتل الکافر المضل، وعقوبة المبتدع الداعی الیٰ بدعته، فان هذا یغوت علی الخلق دینهم، وقضاء بایجاب القصاص اذ به حفظ النفوس وایجاب حدالشرب، اذبه حفظ العقول التی هی ملاک التکلیف وایجاب حد الزنا اءذ به حفظ النسل والا ُنساب واء یجاب زجر الغصاب والسراق اءذ به یحصل حفظ الا ُموال۔[7]

"اور ضروریات خمسہ کی مثالیں: شریعت کا کافر مضل کو قتل کرنے اور ایسے بدعتی جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہو کو سزا دینے کا حکم اس وجہ سے ہے کہ ان سے مخلوق پر اُن کا دین زائل ہوتا ہے، اور قصاص کو واجب کرنے کا حکم حفاظتِ نفس کی وجہ سے ہے، اور حدِ خمر کو واجب کرنے کا حکم حفاظت عقل کی وجہ سے ہے، جو کہ تمام تکلیف کی مدار ہے، اور حد زنا کو واجب کرنے کا حکم نسل و نسب کی

حفاظت کی وجہ سے ہے، اور غاصبوں اور چوروں پر سزا واجب کرنے کا حکم حفاظت اموال کی وجہ سے ہے۔"

علامہ آمدیؒ، ابن حاجبؒ، علامہ سبکیؒ، علامہ شاطبیؒ، علامہ ارمویؒ، علامہ مرداویؒ اور ابن امیر الحاجؒ نے بھی امام غزالیؒ کی پیروی میں اسی طرح کی عبارات ذکر کی ہیں اور مقاصد خمسہ کا عقوبات شرعیہ کے ساتھ ملائمت و تعلق بیان کیا ہے۔[8]

ii) دوسری رائے: ضروریات کی تعداد چھ ہے

اس قول کے مطابق ضروریات یا ضروری مقاصد کی تعداد چھ ہے یعنی ضروری مصالح کو حفظ دین، حفظ جان، حفظ نسل، حفظ عقل، حفظ مال اور حفظ عرض میں محدود کیا جاسکتا ہے۔ اس قول کے قائلین میں علامہ قرافیؒ، نجم الدین طوفیؒ، علامہ فتوحیؒ اور ابن بدرانؒ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

علامہ قرافیؒ مقاصد ضروریہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

الكليات الخمس وهى حفظ النفوس والأديان والأنساب والعقول والأموال وقيل والأعراض۔[9]

"کلیات خمسہ سے مراد حفاظت نفوس، ادیان، انساب، عقول اور اموال وغیرہ ہے اور اعراض کو بھی ان مقاصد میں ذکر کیا جاتا ہے۔"

علامہ نجم الدین طوفیؒ اور ابن بدرانؒ مقاصد ضروریہ کو یوں بیان کرتے ہیں:

الضروريات الخمس وهى حفظ الدين بقتل المرتد وحفظ العقل بحد السكر وحفظ النفس بالقصاص وحفظ النسب بحدالزنى وحفظ العرض بحد القذف وحفظ المال بقطع السارق۔[10]

"ضروریات خمسہ سے مراد ہے دین کی حفاظت کرنا مرتد کے قتل کے حکم کے ساتھ، عقل کی حفاظت کرنا حدِ خمر کے وجوب کے ساتھ، نفس کی حفاظت کرنا قصاص کے ساتھ، نسب کی حفاظت کرنا حد زنا کے ساتھ، عرض کی حفاظت کرنا حد قذف کے ساتھ اور مال کی حفاظت کرنا چور کے ہاتھ کاٹنے کے ساتھ۔"

علامہ فتوحیؒ حفظ عرض کو مقاصد ضروریہ میں شمار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وهى حفظ الدين فحفظ النفس فحفظ العقل فحفظ النسل فحفظ المال وحفظ العرض۔[11]

"اور ضروریات سے مراد دین، نفس، عقل، نسل، مال اور عزت کی حفاظت کرنا ہے۔"

قائلین کے دلائل

اس قول کے قائلین نے تقریباً وہی دلائل پیش کیے ہیں جو پہلی رائے کے قائلین نے پیش کیے ہیں۔

پہلی دلیل

حفاظت عرض کو مقاصد ضروریہ میں شمار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب وشرائع میں اس کی حرمت کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ چنانچہ علامہ قرافیؒ نفائس الاصول میں فرماتے ہیں:

ومنها أن المأمورات منها ما اشترک فيه الشرائع كالكليات الخمس لم تخل شريعة عنها وهی حفظ النفوس والعقول والأعراض والأنساب والأموال فلم يبح الله تعالىٰ منها شيئاً فی شريعة من الشرائع۔[12]

"وہ احکام جو تمام شریعتوں میں مشترک ہیں ان کی مثال کلیاتِ خمسہ کی ہے، کوئی بھی شریعت ان سے خالی نہیں اور وہ نفوس، عقول، اعراض، انساب اور اموال کی حفاظت کرنا ہے، پس اللہ رب العزت نے کسی بھی شریعت میں ان میں سے کچھ بھی مباح نہیں کیا۔"

دوسری دلیل

حفاظت عرض کو مقاصد ضروریہ میں شمار کرنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اس کا عقوباتِ حدیہ کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ یعنی حد قذف کو مشروع کرنے میں حفاظتِ عرض کے پہلو کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قرآن مجید میں قاذف پر حد قائم کرنے کے بارے میں فرمایا گیا:

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا[13]

"اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ نہیں لاتے تو انہیں اَسی درے مارو اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو۔"

اسی طرح آپ ﷺ کی بے شمار احادیث میں حفاظت عرض کے احکامات ہمیں ملتے ہیں۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے حفاظت اعراض کے بارے میں ارشاد فرمایا:

فان دماء کم واموالکم واعراضکم بینکم حرام۔[14]

"پس بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔"

معاصر علماء میں سے ڈاکٹر یوسف قرضاویؒ اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ حفاظت عرض کو ضروری مصالح میں شمار کرنا چاہیے چنانچہ فرماتے ہیں

بعض الا ٔقدمین مثل الامام القرافی ا ٔدخلو العرض وموما ا ٔرجحه لتكرار ذكره فی الا ٔحاديث ولا ٔنه شرعت فی الاعتداء عليه عقوبة معروفة ذكرها القرآن هی عقوبة القذف۔[15]

"متقدمین میں سے امام قرافیؒ نے عرض کو ضروریات میں داخل کیا ہے اور جو راجح ہے، کیونکہ احادیث میں اس کا ذکر مکرر آیا ہے اور شریعت نے اس کی خلاف ورزی پر سزا مشروع کی ہے، جس کا ذکر قرآن مجید میں حد قذف کے ساتھ ہوا ہے۔"

متقدمین میں سے امام شاطبیؒ نے حفاظت عرض کو حفاظت نسل کے تکملہ کے طور پر بیان کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں

وا ٔما العرض الملحق بها، فداخل تحت النهی عن اذيات النفوس[16]

"اور جہاں تک عرض اور اس سے ملحقہ چیزوں کا تعلق ہے، وہ داخل ہو گا نفس کو اذیت دینے والی نہی کے تحت"

جبکہ معاصر علماء میں سے علامہ طاہر بن عاشورؒ نے حفاظت عرض کو ضروری مصالح میں شمار کرنے کی نفی کی ہے اور اسے حاجیاتی مصالح میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں

وأماّ عد حفظ العرض فی الضروری فليس بصحيح، والصواب أنه من قبيل الحاجی۔[17]

"اور جہاں تک حفاظت عرض کو ضروری مصالح میں شمار کرنے کا تعلق ہے تو یہ صحیح نہیں، درست بات یہ ہے کہ وہ حاجیاتی مصالح کے قبیل سے ہے۔"

iii) تیسری رائے: ضروریات کی تعداد محدود و متعین نہیں

اس قول کے مطابق ضروریات کو کسی متعین تعداد میں محدود نہیں کیا جاسکتا ہے۔ یعنی ہر دور کے اجتہادی تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف فقہاء کرام خصوصاً معاصر علماء نے عبادات ظاہرہ و باطنہ کے مصالح، عدل اجتماعی، مساوات، آزادی، اجتماعی، اقتصادی اور سیاسی حقوق کو ضروری مصالح میں شمار کیا ہے۔

متقدمین میں سے علامہ ابن تیمیہؒ مقاصد ضروری کو پانچ کی تعداد میں محدود کرنے کو شریعت کے حق میں کوتاہی گردانتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

وقوم من الخائضين فى اصول الفقه وتعليل الا ٔحكام الشرعية بالا ٔوصاف المناسبة اذا تكلموا فى المناسبة وا ٔن ترتيب الشارع للا ٔحكام على الا ٔوصاف المناسبة يتضمن تحصيل مصالح العباد و دفع مضارهم ورا ٔوا ٔن المصلحة نوعان أُخروية ودنوية۔ جعلوا الا ٔخروية ما فى سياسة النفس وتهذيب الا ٔخلاق من الحكم وجعلوا الدنوية ما تضمن حفظ الدماء والا ٔموال والفروج والعقول والدين الظاهروا ٔعرضوا عما فى العبادات الباطنة والظاهرة من انواع المعارف بالله تعالىٰ وملائكته وكتبه ورسله وا ٔحوال القلوب واعمالها كمحبة الله وخشيته و اخلاص الدين له والتوكل عليه والرجاء لرحمته ودعائه وغير ذلک من انواع المصالح فى الدنيا والآخرة۔[18]

"اصول فقہ میں بحث و مباحثہ کرنے والی ایک قوم اور احکام شرعیہ کو مناسب اوصاف کے ساتھ معلل کرنے والے جب مناسبت کے بارے میں کلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شارع کی ترتیب احکام کو مناسب اوصاف پر مشتمل کرنا، متضمن ہے بندوں کے مصالح کی تحصیل اور ان کی تکلیفوں کو دور کرنے میں، اور وہ مصلحت کو دو اقسام اُخروی اور دنیوی میں تقسیم کرتے ہیں۔ اُخروی مصالح میں وہ سیاست نفس اور تہذیب اخلاق کو داخل کرتے ہیں جبکہ دنیوی مصالح میں حفاظت دم، اموال، فروج، عقول اور دین وغیرہ شامل کرتے ہیں۔ اور وہ اعراض کرتے ہیں عبادات باطنہ اور ظاہرہ جو اللہ کی پہچان، فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور دلوں کے احوال و اعمال جیسا کہ اللہ سے محبت و ڈر، دین کو اللہ کے لیے خالص کرنا، اللہ پر توکل کرنا، اللہ سے رحمت و دعا کی اُمید کرنا وغیرہ کی انواع میں سے ہیں، سے متعلقہ دنیوی و اُخروی مصالح سے۔"

معاصر علماء میں سے علامہ نبہانیؒ ضروریات میں حفاظت مملکت، حفاظت امن عامہ اور حفاظت تکریم انسانیت کو شمار کرتے ہیں اور ضروری مصالح کی تعداد آٹھ بتاتے ہیں۔

چنانچہ لکھتے ہیں:

فاءن حفظ الدولة وحفظ الا ٔمن وحفظ الكرامة الانسانية هى ايضاً من ضرورات المجتمع فالضرورات اذن فى واقعها ليست خمسة وانما هى ثمانية۔[19]

"پس بے شک حفظ مملکت، حفظ امن اور حفظ تکریم انسانیت بھی اجتماعی ضروریات میں سے ہیں۔ پس ضروریات کی تعداد حقیقت میں پانچ نہیں بلکہ آٹھ ہے۔"

علامہ یوسف قرضاوی اجتماعی زندگی سے متعلقہ مصالح مثلاً حریت، مساوات، اخوت وبھائی چارہ، باہمی تکافل اور انسانی حقوق کو مصالح ضروریہ میں شمار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وهناك مقاصد ا ٔو مصالح ضرورية لم تستو عبها هذه الخمس المذكورة۔ من ذلك مايتعلق بالقيم الاجتماعية، مثل الحرية والمساواة والاءخاء، والتكافل وحقوق الانسان ومن ذلك مايتعلق بتكوين المجتمع والا ٔمة والدولة۔[20]

"اور یہاں کچھ اور بھی ضروری مقاصد و مصالح ہیں جن کا مذکورہ ضروریات خمسہ احاطہ نہیں کرتے، ان میں بعض وہ ہیں جن کا تعلق معاشرتی اقدار مثلاً آزادی، مساوات، باہمی اخوت وتکافل اور انسانی حقوق وغیرہ سے ہے اور بعض مصالح وہ ہیں جن کا تعلق، معاشرے، امت اور مملکت کی تکوین سے ہے۔"

علامہ طاہر بن عاشورؒ مقاصد ضروریہ میں سے ہر مقصد کے دو پہلو بیان کرتے ہیں، ایک کا تعلق فرد سے جبکہ دوسرے کا تعلق پوری اُمت سے ہے۔

اور دوسرے تعلق کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

اِن حفظ هذه الكليات معناه حفظها بالنسبة لآحاد الأمة وبالنسبة لعموم الأمة بالأولىٰ۔[21]

"بے شک ان کلیات خمسہ کی حفاظت دو پہلوؤں کے اعتبار سے ہے۔ ایک پہلو کا تعلق امت کے افراد سے ہے انفرادی طور پر جبکہ دوسرے پہلو کا تعلق پوری اُمت کے ساتھ ہے اور جو زیادہ اولیٰ ہے۔"

علامہ طاہر بن عاشورؒ مقاصد ضروریہ میں مساوات، رواداری، فطرت کی رعایت اور آزادی وغیرہ کو بھی شمار کرتے ہیں۔[22] مزید برآں شیخ محمد غزالی، ڈاکٹر احمد خملیشی، ڈاکٹر احمد ریسونی اور ڈاکٹر اسماعیل حسنی وغیرہ مقاصد میں انصاف، مساوات، آزادی، سماجی، اقتصادی اور سیاسی حقوق وغیرہ کو بھی شمار کرتے ہیں۔[23]

ڈاکٹر جمال الدین عطیہ مقاصد شریعت کو بنیادی طور پر دو اقسام مقاصد خلق اور مقاصد شرع میں تقسیم کرتے ہیں۔ مقاصد خلق کے ذیل میں مقاصد اصلیہ اور مقاصد تبعیہ، جن سے مقاصد مکلفین تشکیل پاتے ہیں، کو بیان کرتے ہیں جبکہ مقاصد شرع کے ذیل میں درج ذیل مقاصد کو شامل کرتے ہیں۔

1. مقاصد کلیہ۔ یعنی کلیات خمسہ یا بعض کے بقول عمومی مقاصد
2. مقاصد خاصہ۔ اقسام شریعت اور مختلف علوم سے متعلق مقاصد
3. مقاصد جزئیہ۔ فروعی احکام کی علتیں اور حکمتیں۔[24]

ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی مقاصد کی روایتی پنجگانہ فہرست میں اضافہ کے قائل ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

"ہمارے خیال میں گلوبلائزیشن کے چیلنجوں سے عہدہ بر آ ہونے میں مقاصد شریعت کی فہرست میں ان چیزوں کے اضافہ سے مدد ملے گی جن کی مقصودیت کو کتاب و سنت کی سند تو حاصل ہے مگر اب سے پہلے ان کو زیادہ اہمیت دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ جن مقاصد کو اُبھار کر پیش کرنا مناسب ہو گا وہ درج ذیل ہیں:

1) انسانی عزو شرف
2) بنیادی آزادیاں
3) عدل و انصاف
4) ازالہ غربت اور کفالت عامہ
5) سماجی مساوات اور دولت و آمدنی کی تقسیم میں پائی جانے والی ناہمواری کو روکنا
6) امن و امان اور نظم و نسق
7) بین الاقوامی سطح پر باہم تعامل اور تعاون"[25]

راجح قول

محقق کے نزدیک راجح قول یہی ہے کہ مقاصد ضروریہ کو پانچ کی تعداد، حفاظت دین، حفاظت جان، حفاظت عقل، حفاظت نسل یا عرض اور حفاظت مال میں محصور کرنا زیادہ مناسب ہے۔ متقدمین اور معاصر فقہاء کرام نے ضروریات خمسہ میں جن نئے مقاصد و مصالح کا اضافہ کیا ہے وہ یا تو ان ضروریات خمسہ کا لبِ لباب ہیں یا ان ضروریات خمسہ کی جزئیات، تکملات اور وسائل پر مشتمل ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان ضروریات خمسہ کو ان کی جزئیات اور معاصر فقہاء کے مندرجات سمیت تفصیلاً بیان کیا جائے تا کہ کوئی ابہام باقی نہ رہے۔ مثلاً حفاظت دین ایک ایسا عام مقصد ہے جس کے ذیل میں توحید، تزکیہ اور اخلاص وغیرہ مقاصد پائے جاتے ہیں۔

حفاظت نفس کے ذیل میں ازالہ امراض و غربت، مریضوں اور قیدیوں کے حقوق، حریت فکر و عمل، مساوات، اخوت و بھائی چارہ، باہمی تکافل اور بنیادی انسانی حقوق شامل ہیں۔

حفاظت عقل کے ذیل میں جہالت کا خاتمہ، جدید علوم کا حصول، حریت فکر و تعبیر، جبر واستبداد اور خرافات کا خاتمہ، تعلیم و تربیت کے میدان میں پائے جانے والے فکری و علمی فساد کا خاتمہ وغیرہ شامل ہیں۔

حفاظت نسل اور عرض کے ذیل میں حریت یعنی بنیادی آزادیاں، ذہنی وجسمانی غلامی کا خاتمہ، جنسی استحصال کا خاتمہ، انسانی جنس کی بیع کی ممانعت، خاندان کے افراد کے حقوق، تکریم انسانیت، شہریوں کے حقوق، اقلیتوں کے حقوق، لسانی، قومی اور علاقائی تفاخر کا خاتمہ، طبقاتی تقسیم کا خاتمہ اور سیاسی وسماجی حقوق وغیرہ شامل ہیں۔

حفاظت مال کے ذیل میں ازالہ غربت اور کفالت عامہ، دولت کی تقسیم میں پائی جانے والی ناہمواری کا خاتمہ، اسلامی نظام معاش کا رواج اور بین الاقوامی مالیاتی نظام کو اسلامائز کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

خلاصہ بحث

الغرض علم مقاصد شرعیہ کی تدوین سے لے کر آج تک مقاصد شرعیہ میں حصر و اضافہ سے متعلق مختلف تصورات و آراء پائی جاتی ہیں۔ امام الحرمین الجوینیؒ نے سب سے پہلے مقاصد کی ثلاثی تقسیم ضروریات، حاجیات اور تحسینیات پیش کی۔ ان کے بعد امام غزالیؒ نے پہلی مرتبہ ضروریات کے ذیل میں مقاصد خمسہ یعنی حفظ دین، حفظ جان، حفظ عقل، حفظ نسل اور حفظ مال کی تقسیم قائم کی۔ امام غزالیؒ کے بعد جمہور علماء اصولیین نے آپؒ کی ہی پیش کردہ تقسیم پر انحصار کیا اور مقاصد شرعیہ کو انہیں مقاصد میں محصور کیا، جبکہ بعض فقہاء کرام نے ان مقاصد خمسہ میں حفاظت عرض کو شامل کر کے مقاصد شرعیہ کو چھ کی تعداد میں محدود کیا۔

متقدمین فقہاء کرام میں سے چند ایک نے اور معاصر فقہاء کرام نے مقاصد خمسہ کی روایتی پنجگانہ فہرست میں اضافہ پر زور دیتے ہوئے، حفظ امن عامہ، تکریم انسانیت، حریت، انصاف، مساوات، اخوت و بھائی چارہ، باہمی تکافل، بنیادی انسانی حقوق، سماجی، اقتصادی اور سیاسی حقوق، ازالہ غربت و کفالت عامہ، بین الاقوامی سطح پر باہم تعامل اور تعاون وغیرہ کو بھی ان مصالح ضروریہ میں شمار کیا ہے۔ تاہم بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ اضافہ شدہ مقاصد کوئی نئے نہیں بلکہ انہی مقاصد خمسہ کی جزئیات، تکملات و تتمات اور وسائل میں سے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ معاصر فقہاء کرام کے بیان کردہ نئے مقاصد و مصالح کو مقاصد خمسہ میں سے ہر مقصد کے ذیل میں علیحدہ طور پر تفصیلاً بیان کیا جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات(References)

[1] المستصفیٰ من علم الأصول، ج:2، ص:482۔/ المحصول، ج:5، ص:160۔/ الاءحکام فی اُصول الاحکام، ج:3، ص:274۔/ مختصر منتهی السئول والأمل فی علمی الاصول والجدل، ج:1، ص:1093۔/ السبکی، تاج الدین عبدالوہاب، الاءبہاج فی شرح المنہاج، بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیة، الطبعة الاولیٰ، 1984م، ج:3، ص:178۔/ الموافقات، ج:2، ص:20۔/ الزرکشی، بدرالدین محمد بن عبداللہ، البحر المحیط فی اصول الفقه، دارلکتبی، الطبعة الاولیٰ، 1994م، ج:7، ص:266۔/ ابن امیر الحاج، شمس الدین محمد بن محمد، التقریر والتحبیر، بیروت، دارالکتب العلمیة، الطبعة الثانیة، 1983م، ج:3، ص:231۔

[2] الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، شفاء الغلیل فی بیان الشبه والمخیل ومسالک التعلیل، محقق، ڈاکٹر حمد الکبیسی، بغداد، مطبعة الارشاد، 1971م، ص:160۔

[3] أرموی، صفی الدین محمد بن عبدالرحیم، نهایة الوصول فی درایة الاصول، محقق، صالح بن سلیمان، سعد بن سالم، مکه مکرمة، مکتبة التجاریة، 1996م، ج:8، ص:3296۔

[4] المرداوی، علاؤ الدین ابو الحسن علی بن سلیمان، التحبیر شرح التحریر فی اصول الفقه، محقق، عبدالرحمن جبرین، عوض قرنی، احمد سراح، سعودیه، ریاض، مکتبة الرشد، الطبعة الاولیٰ، 2000م، ج:7، ص:3379۔

[5] الموافقات، ج:1، ص:31۔

[6] التقریر والتحبیر، ج:3، ص:144۔

[7] المستصفیٰ من علم الأصول، ج:2، ص:482۔

[8] الاءحکام فی اصول الأحکام، ج:3، ص:274۔/ مختصر منتهی السول والأمل فی علمی الاصول والجدل، ج:1، ص:1093۔/ الابهاج فی شرح المنهاج، ج:3، ص:178۔/ الموافقات، ج:2، ص:20۔/ نهایة الوصول فی درایة الأصول، ج:8، ص:3296۔/ التحبیر شرح التحریر فی اصول الفقه، ج:7، ص:3379۔/ التقریر والتجبیر، ج:3، ص:231۔

[9] القرافی، شهاب الدین أحمد بن ادریس، شرح تنقیح الفصول، محقق، طه عبدالرؤف، شرکة الطبعة الفنیة المتحدة، الطبعة الاولیٰ 1973م، ص:391۔

[10] الطوفی، نجم الدین، سلیمان بن عبدالقوی، شرح مختصر الروضة، محقق، عبداللہ بن عبدالحسن ترکی، مؤسسة الرسالة، الطبعة الاولیٰ 1987م، ج:3، ص:209۔/ ابن بدران، عبدالقادر بن احمد بن مصطفیٰ، المدخل الی مذهب الامام احمد بن حنبل، محقق عبداللہ بن عبدالمحسن ترکی، بیروت، مؤسسة الرساله، الطبعة الثانیة، 1401ھ، ص:295۔

[11] الفتوحی، تقی الدین أبوالبقاء محمد بن أحمد، شرح الکوکب المنیر، محقق، محمد زحیلی، ونزیه حماد، مکتبة العبیکان، الطبعة الثانیة، 1997م، ج:4، ص:159،160۔

[12] القرافی، شهاب الدین احمد بن ادریس، نفائس الاصول فی شرح المحصول، محقق، عادل احمد عبدالموجود، علی محمد معوض، مکتبة نزار مصطفی الباز، الطبعة الاولیٰ، 1995م، ج:4، ص:1578۔

[13] النور: 4/24۔

[14] صحیح البخاری، کتاب العلم، باب قول النبی ﷺ "رب مبلغ اوعی من سامع" 67۔

[15] القرضاوی، یوسف، دراسة فی فقه مقاصد الشریعة بین المقاصد الکلیة والنصوص الجزئیة، مصر، دارالشروق، الطبعة الاولیٰ، 2006م، ص:27۔

[16] الموافقات، ج:3، ص:238۔

[17] ابن عاشور، مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ، ص:305۔

[18] مجموع الفتاویٰ، ج:32، ص:234۔

[19] النبهانی، تقی الدین، الشخصیة الاسلامیة، بیروت، لبنان، دارالأمة للطباعة والنشر و التوزیع، الطبعة الثالثة، 2005م، ج:3، ص:388۔

[20] دراسة فی فقه مقاصد الشریعة، ص:28۔

[21] ابن عاشور، مقاصد الشریعة الاسلامیة، ص:302۔

[22] بن عاشور، مقاصد الشریعة الاسلامیة، ص:259، 268، 329، 390۔

[23] جمال الدین عطیه، ڈاکٹر، مقاصد شریعت عصری تناظر میں، مترجم، محمد ہشام الحق ندوی، نئی دہلی، ایفا پبلی کیشنز، 2010ء، ص:59۔

[24] مقاصد شریعت عصری تناظر میں، ص64،65۔

[25] محمد نجات اللہ صدیقی، مقاصد شریعت، اسلام آباد، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اشاعت دوم، 2014ء، ص:21۔